

2 مقامی وراثت

میوزیم جانا کیوں ضروری ہے

- ♦ عام طور پر میوزیم میں انسانوں کی بعض ایسی عمدہ ترین تخلیقی کاوشیں نمائش کے لیے موجود ہوتی ہیں جن سے ہر شخص مستفید ہو سکتا ہے۔
- ♦ میوزیم اصل تاریخی اشیاء کے راست تجربے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔
- ♦ میوزیم ہماری اس واقفیت میں اضافہ کرتے ہیں کہ ہم کیا ہیں۔
- ♦ میوزیم ہمارے لیے گروپ، اسکول، جماعت نیز خاندانی تربیت، کثیر شعبہ جاتی سرگرمیوں اور اقدار کی تعلیم کے لیے غیر رسمی ماحول فراہم کرتے ہیں۔
- ♦ میوزیم میں موجود چیزوں کے بارے میں تلاش و جستجو کے عمل کے ذریعے معلومات حاصل کرنے سے زیر مطالعہ موضوع میں مزید دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے۔
- ♦ میوزیم اپنے یہاں آنے والے افراد کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

کسی میوزیم کی سیر کے تعلیمی مقاصد

- ♦ میوزیم کے تصور اور اس ادارے کو بہتر آموزشی وسیلے کے طور پر استعمال کرنے کی واقفیت
- ♦ فن کی مختلف صورتوں کا تعارف
- ♦ مشاہدے کی صلاحیتوں میں اضافہ
- ♦ تحریری اور تقریری صلاحیتوں میں اضافہ
- ♦ اخذ کرنے اور نتیجہ برآمد کرنے کی صلاحیتوں میں اضافہ
- ♦ میوزیم آموزش کو معلوماتی، دلچسپ اور پر لطف بنانے میں مدد کرتے ہیں
- ♦ یہاں کی سیر سے قدیم نوادرات اور دستکاری کے نادر نمونوں کو محفوظ رکھنے کی ضرورت کے متعلق بیداری پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

میوزیم کو تعلیمی مراکز کیوں کہا جاتا ہے؟



سرگرمی 2.1

میوزیم کی سیر

جماعت : XI اور XII

وقت : ہوم ورک

میوزیم وہ جگہ ہے جہاں تاریخی، فنی اور سائنسی قدروقیمت اور اہمیت کی حامل چیزیں اس مقصد سے رکھی جاتی ہیں کہ ان کا مطالعہ کیا جائے۔ انہیں محفوظ رکھا جائے اور عوام کے لیے ان کی نمائش کی جائے۔ ہندوستان میں چند مختلف قسم کے میوزیم درج ذیل ہیں:

- ♦ قومی میوزیم
- ♦ ریاستی میوزیم
- ♦ علاقائی میوزیم
- ♦ آرٹ میوزیم
- ♦ علم البشر سے متعلق میوزیم
- ♦ تاریخی میوزیم
- ♦ میموریل میوزیم
- ♦ فوجی میوزیم
- ♦ سائنس اور ٹکنالوجی کے میوزیم
- ♦ دیگر مخصوص میوزیم جیسے ریل میوزیم، دفاعی افواج کے میوزیم وغیرہ۔



میوزیم کا مقصد کیا ہے؟

مجوزہ سرگرمی

- اپنے قصبے / شہر / علاقے میں موجود میوزیم کے اقسام کی فہرست بنائیے۔
- ♦ میوزیم کی خصوصیات کی فہرست بنائیے
- ♦ اپنی فہرست میں ہر میوزیم کا پتہ، اوقات اور وہاں تک پہنچنے کے راستوں کی تفصیل بھی شامل کیجیے۔

کاوڑ، گجرات



کیا آپ کے علاقے میں کوئی
غیر معمولی میوزیم ہے؟



سرگرمی 2.2

تاریخ کے راز

جماعت : XI

وقت : میوزیم کی سیر

کسی چیز کو اس وقت تک زندگی نہیں ملتی جب تک کہ آپ اسے کوئی معنی نہ دیں۔ کسی میوزیم میں موجود اشیاء کے بغور مشاہدے سے آپ ماضی کے کئی سربستہ راز سے واقف ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی چیز کے بارے میں کچھ معلومات آپ کو میوزیم ہی میں مل جائے۔ یہ معلومات آپ کو اس شے کے پاس ہی رکھی کسی تختی یا پینل پر لکھی ہوئی مل سکتی ہے۔ اس معلومات کو دھیان سے نوٹ کیجیے۔ کسی گیلری میں کسی ایک چیز یا ایک جیسی کئی چیزوں کو منتخب کیجیے اور اس کے بعد درج ذیل مشق کیجیے۔ یہ شے سیرامک کا کوئی برتن، تصویر، کوئی زیور، مجسمہ، کپڑا وغیرہ کچھ بھی ہو سکتی ہے۔

مشق

منتخب کی ہوئی شے کو دیکھ کر اور اس کا مطالعہ کر کے آپ جو معلومات بہم پہنچا سکتے ہیں اسے نوٹ کیجیے۔

- ♦ وہ شے کیا ہے؟
- ♦ اسے کس سے بنایا گیا ہے؟
- ♦ اسے بنانے میں کس طرح کی کاریگری کا فرما ہے؟
- ♦ اسے ہاتھ سے بنایا گیا ہے یا مشین سے؟
- ♦ اسے بنانے کے لیے کن اوزاروں کا استعمال کیا گیا ہے؟
- ♦ جس عہد سے اس کا تعلق ہے اس کے بارے میں یہ شے کیا سراغ دیتی ہے؟
- ♦ اس شے سے ہم کس طرح تہذیب اور اس کو بنانے والوں کی برادری کو سمجھ سکتے ہیں؟
- ♦ اس شے کی وہ کون سی خصوصیات تھیں جن کے سبب آپ نے اسی شے کو مطالعہ کے لیے چنا؟
- ♦ کیا اب اس طرح کی چیزیں بنائی جاتی ہیں؟
- ♦ اس طرح کی موجود چیزیں میوزیم میں رکھی شے سے ڈیزائن، اپنے طریقہ استعمال اور کاریگری یا فنکاری کے اعتبار سے کس طرح الگ ہیں؟

کباڑ سے بنائی گئی تخلیقات، راک گارڈن، چنڈی گٹھ

سرگرمی 2.3

دستکاریوں کے تاریخی نمونے

جماعت : XI اور XII

وقت : میوزیم کی سیر

وہ بات کیا ہے جو میوزیم میں کسی چیز کی نمائش میں دلکشی پیدا کر دیتی ہے؟

اگر آپ اپنی تھیوری یا پریکٹیکل کی کلاس میں کسی خاص دستکاری کا مطالعہ کر رہے ہیں تو دیکھیے کہ کیا آپ کو مقامی میوزیم میں اس کے تاریخی نمونے مل سکتے ہیں؟ میوزیم میں رکھی اس شے پر 200 الفاظ میں ایک مختصر مضمون لکھیے۔ اسے بنانے میں جس کاریگری اور تکنیک کا استعمال کیا گیا ہے، اسے سمجھنے کے لیے اس شے کا بغور مشاہدہ کیجیے۔ کیا یہ آج کی کاریگری اور تکنیک سے مختلف ہے؟ کیا کاریگری کی کچھ مہارتیں اور تکنیکیں اب معدوم ہو چکی ہیں؟

میوزیم میں نمائش کئے
مختلف طریقے



سرگرمی 2.4

مٹی ہوئی وراثت

جماعت: XII

وقت: : ہوم ورک

ہمارے ملک میں اقتصادی اور ثقافتی زندگی میں دستکاری کے اہم کردار سے متعلق نیچے دیے ہوئے دو اقتباس پڑھیے۔ انہیں اپنی کلاس میں بحث و مباحثہ منعقد کرانے کے لیے استعمال کیجیے۔

...یہ سب جھاڑفانوس اور چراغ اور یورپ میں تیار کرسیاں اور خوش وضع لباس اور ہیٹ اور انگریزی کوٹ اور بانیٹ اور فراکیں اور چاندی چڑھی چھڑیاں اور آپ کے گھروں کا آسائشی ساز و سامان، ہندوستان کی بدحالی کی نمائندہ علامت ہیں، ہندوستان کی فاقہ زدگی کی یادگار ہیں! یورپ میں تیار چیزوں پر آپ کا خرچ کیا ہوا ہر روپیہ وہ روپیہ ہے جو آپ نے اپنے غریب بھائیوں سے، ایماندار دستکاروں سے چھینا ہے، جواب اپنے گزائے لائق پیسہ بھی نہیں کما سکتے...

— انڈین نیشنل کانگریس کے ایک انتہا پسند ممبر کی تقریر سے ماخوذ، 1891

کسی پتھر کا معدوم ہوجانا، کسی وراثت کا صفحہ ہستی سے مٹ جانا یا اس کی اہمیت کا گھٹ جانا ایسا ہی ہے جیسا جانداروں کی کسی نسل کا معدوم ہوجانا۔ آج ملک کی اقتصادی اور ثقافتی زندگی میں دستکاری کا واضح، باضابطہ اور جامع کردار ضروری ہے۔ کیا ہم کسی ایسے منظر نامے کا تصور کر سکتے ہیں جس میں مشینوں کی بنائی ہوئی چیزیں ہاتھ کے تخلیق کیے ہوئے آرٹ کے نمونوں کی مکمل جگہ لے لیں گی؟ کیا ہم تصور کر سکتے ہیں کہ دیہی فرقے اپنے ماحول میں، اپنے گھروں میں اور اپنے جسموں پر صرف مشین کی بنی ہوئی مصنوعی اشیاء کا استعمال کر رہے ہیں؟...

کیا ہم تصور کر سکتے ہیں کہ مستقبل میں دستکاریاں اپنی تمام متعلقہ مہارتوں کے ساتھ مکمل طور پر معدوم ہوجائیں گی؟

اگر اس کے لیے چوکسی نہ برتی گئی تو یہ منظر نامہ ناگزیر ہوجائے گا۔ دیہی بازاروں میں بڑھتے ہوئے پلاسٹک کدھر سے، روایتی اقدار کے ٹوٹنے سے اور دیہی اخلاقیات میں صارفیت کے داخل ہونے سے، رنگ اور اشکال کے تئیں فطری ردعمل کے معدوم ہوجانے کا خطرہ لاحق ہے۔ پتھر ختم ہوتے جارہے ہیں۔ ہم یہ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہاتھ سے پیٹ کر بنائے ہوئے پیتل کے برتن جن سے ماضی کے دیہی ہندوستان کے باورچی خانوں میں رونق تھی، اب معدوم ہو کر میوزیم کے نوادرات میں شامل ہو گئے ہیں۔

دیہی گھروں میں اسٹیل لس اسٹیل اور المونیم نے پیتل اور تانبے کی جگہ لے لی ہے۔ چھجوں پر لگائے جانے والے چکنی مٹی کے کھپرل جنہیں لکڑی کی بھٹیوں میں پکایا جاتا تھا اور جن میں آگ اور دھوئیں کی وجہ سے ٹیرا کوٹا اور



سیاہ رنگوں کی مخصوص شکل ابھرتی تھی اور ہر ایک کی اپنی ہی الگ صورت ہوا کرتی تھی، اب تخلیق کا یہ منفرد عمل ختم ہو گیا ہے...

دیہی سماج میں اب کمہار اپنی چھتوں کی کھپریلوں کو نہیں پکاتے۔ ٹیرا کوٹاکے کھپریلوں سے سچی چھتوں کی جگہ اب کنکریٹ کی چھتوں نے لے لی ہے۔ اس کی وجہ سے حرارت میں جو اضافہ ہوا ہے اور چھوٹے گھروں میں رہنادرشوار ہو گیا ہے...

بناوٹ کا اپنا ایک مخصوص حُسن ہے۔ جیسے نرسل کی بنی ہوئی چٹائیوں پر ننگے پیر چلنے کا احساس یا کرگھا چلاتے وقت بنکر کے ہاتھوں اور آنکھوں کی توجہ کے سبب غیر یکساں بُنائی ابھرتی ہے، جسے میکانیکی اور مادی دنیا میں ایک نقص سمجھا جاتا ہے لیکن اسی نقص سے کپڑے کو انفرادیت ملتی ہے کیوں کہ ہاتھ کے بُنے ہوئے دو کپڑے کبھی ایک سے نہیں ہوتے۔ دستکاری کا ہاتھ زندگی سے بھرپور ہاتھ ہے اور ہاتھ کے بُنے ہوئے کپڑے جب جلد سے مَس ہوتے ہیں تو یہ جسم کو توانائی بہم پہنچاتے ہیں۔

— پُپل جے کر، دی پلڈرن آف ایرن وومین

پلاسٹک کا کوئی برتن کتنے دن چلتا ہے؟ کیا آپ
کو لگتا ہے کہ یہ پچنی مٹی یا دھات کے کسی برتن
کا اچھا نم البدل ہے؟



کھپریل، مدھیہ پردیش



مباحثہ اور مضمون کے موضوعات

- 1- ان دو اقتباسات کے مرکزی خیال کیا ہیں؟
- 2- دست کاری ملک کی معاشی اور ثقافتی زندگی میں کس طرح معاون ہے؟
- 3- پلاسٹک کی اشیاء اور صنعت کاری کے متعارف ہونے کی وجہ سے کس طرح روایتی اقدار کی تنزلی ہوئی ہے؟
- 4- روایتی دستکاری کا مقابلہ سستی اور بڑی تعداد میں بننے والی صنعتی اشیاء سے کس طرح کیا جاسکتا ہے؟
- 5- پتیل جے کر کے مطابق کارخانوں میں بنی اشیاء اور ہاتھ سے بنائی ہوئی اشیاء میں کیا فرق ہے؟
- 6- دستکاری کی اشیاء میں ایسی کون سی خصوصیات ہوتی ہیں جو مشینوں سے بنی چیزوں میں نہیں ہو سکتیں؟
- 7- اگر کارخانوں میں بنی اشیاء بہتر معیار کی ضمانت دیتی ہوں تو روایتی دستکاری کی اشیاء کیوں لی جائیں؟
- 8- کسی دستکاری کی روایتی اہمیت ختم ہو جانے کے بعد اس دستکاری کے ساتھ کیا معاملہ پیش آتا ہے؟ اپنے گھر کی اشیاء سے مثالیں دے کر واضح کیجیے۔
- 9- جب دیوتاؤں کی شبیہوں کو بڑی تعداد میں بنایا جا رہا ہے اور گنیش کی پلاسٹک کی مورتیاں چین میں بن رہی ہیں تو صارف اور بنانے والے کے لیے اس کے کیا معنی ہوں گے اور اس کی کیا اہمیت رہ جائے گی؟
- 10- کسی ہنر کے معدوم ہو جانے سے کس طرح وراثت کی اہمیت کم یا کمزور ہو جاتی ہے؟



کئی صدیاں گزرنے کے ساتھ ساتھ دستکاری کی روایت میں بھی تبدیلی آئی ہے: دست کار برادریاں دیگر خطوں میں چلی گئی ہیں، انھوں نے اپنا پیشہ بدل لیا ہے اور دستکاری کی اشیائے مطالبہ کو پورا کرنے کے لیے کوئی اور شکل اختیار کر گئی ہیں۔ ایک کیس اسٹڈی سے ماخوذ درج ذیل اقتباس کو پڑھیے اور دستکاری کے شعبے میں آئی تبدیلیوں کی مختلف وجوہات پر اظہار خیال کیجیے۔

پھونس کی چھت والا روایتی مکان، آسام

چمبا سے کیلیفورنیا تک

”میں چمبا کے ڈوگر بازار میں مل سکتا ہوں۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ چمبا ہماچل پردیش کا ایک چھوٹا سا پہاڑی قصبہ ہے۔“ حکم سنگھ نے پوچھا وہ سورج کنڈ میں کئی طرح کی بھرت دھاتوں سے بنے مجسموں کی متاثر کن نمائش کے درمیان بیٹھا تھا۔ سورج کنڈ نئی دہلی کی سرحد سے قریب ہے، جہاں ہر سال فروری میں سالانہ دستکاری میلہ لگتا ہے۔

دستکار نے ڈیزائن اور تکنیکیں کہاں سے سیکھ سکتے ہیں؟

حکم سنگھ کا لاکوٹ پہنے ہوئے تھا اور سبز مفلر اس کی گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ اس نے سر پر کلمو کی ایک چمکدار ٹوپ پی پہن رکھی تھی۔ اس کی چھوٹی سی کالی داڑھی تھی، ایسا لگتا تھا کہ وہ اس جیسے بڑے شہر دہلی میں بھی اپنے گھر جیسا محسوس کر رہا ہے۔ اس نے کہا، ”میں اکثر آپ کے شہر کے کرافٹ میوزیم میں آتا ہوں۔ میری دستکاری کو اس مرکز پر بہت سراہا جاتا ہے۔ میں نے یہاں اپنی دستکاری کو بہتر بنانے کے لیے نئی تکنیک اور نئے ڈیزائن سیکھے ہیں۔ ساتھ ہی نئے تعلقات بھی قائم کیے ہیں۔“ نئے نئے رابطوں سے اس کی آرڈر بک بھری ہوئی تھی اور اس میں کیلیفورنیا جیسے دور دراز ملکوں کے خریداروں کے نام بھی درج تھے۔ اس نے میوزیم میں آنے والے دیگر دستکاروں کے ساتھ دوستی بھی کر لی تھی جنہوں نے اسے دیگر دستکاریاں سیکھنے کا موقع فراہم کیا تھا۔ ہندوستانی دستکاری کے موضوع پر کتابوں میں شائع تصویروں پر مبنی ڈیزائنوں نے اسے تحریک دی کہ وہ دھات کی نئی اشیا بنائے۔ ”اگر آپ ایک دستکار ہوں اور ہر چیز میں خوبصورتی دیکھنے والی نظر رکھتے ہوں تو ایک دستکاری سے دوسری دست کاری اپنا ناؤ ادا لچسپ لگتا ہے“ حکم سنگھ نے فخر سے کہا۔ ”بلاشبہ اسے کسی نہ کسی طور اپنے اصل فن سے وابستہ ہونا چاہیے۔“

حالانکہ تعجب کی بات یہ ہے کہ حکم سنگھ اپنی تربیت کے اعتبار سے دندان سازی کا تکنیکی ماہر ہے۔ اس نے اسپتالوں میں ڈاکٹروں کے ساتھ کام کیا ہے۔ اس کے والد بھی کسی انگریز ڈاکٹر کے ساتھ دندان ساز تھے اور وہ کام کرنے کے لیے لاہور گئے تھے۔ باپ اور بیٹے دونوں ہی سونے، چاندی کے زیورات بنانے والی دستکاری کی خاندانی روایت سے الگ ہو گئے تھے۔ جب حکم سنگھ ایک اسپتال میں کام کر رہا تھا تو اس نے دھاتوں کی ڈھلائی کے اپنے ’پسندیدہ مشغلے‘ کی تجدید کا فیصلہ کیا۔ نوجوانی میں اس نے یہ دستکاری اپنے ایک دوست کے گھر والوں سے سیکھی تھی۔ وہ خاندان چمبا میں باقی بیچے تین روایتی خاندانوں میں سے ایک تھا جو پیتل، کانسی اور دیگر بھرتوں کا استعمال کرتے ہوئے دھاتوں کی دستکاری میں موم اور ریت کی ڈھلائی کے طریقوں کا استعمال کرتا تھا۔

کچھ برسوں میں اس نے دیگر دستکاروں



دھات کا مجسمہ، بہار



کے ساتھ روابط پیدا کر کے اپنی تکنیک میں کمال حاصل کر لیا اور بیشتر روایتی دستکاروں کے مقابلے وسیع تر اظہار کا موقع حاصل ہونے کے سبب حکم سنگھ آج ایک ماہر دستکار بن چکا ہے۔ حکم سنگھ اپنی مہارتوں میں دوسروں کو شریک کرنے میں یقین رکھتا ہے۔ وہ دستکاروں کی ایک تنظیم میں شامل ہوا جس میں اُس جیسے فنکار دست کاری کی اپنی مہارت ان نوجوانوں کو منتقل کرتے ہیں جو کباڑ جمع کرتے تھے تاکہ انہیں کسی متبادل ذریعہ معاش کی تربیت دی جاسکے۔ ان کی پہلی پروجیکٹ نماورک شاپ حال ہی میں راجستھان کے بھیل واڑہ میں منعقد ہوئی تھی۔ یہ تنظیم سفر، قیام و طعام کے اخراجات اٹھاتی ہے جب کہ فنکار، گلیوں کے بچوں کو تربیت دینے کے لیے یہاں ایک مہینہ گزارتے ہیں۔

اس کی مسحور کن کہانی سننے کے بعد جب ہم وہاں سے روانہ ہونے والے تھے تو حکم سنگھ نے مزید بتایا، ”... اب ایک بڑے امریکی کلکٹر کی دعوت پر کیلیفورنیا جا رہا ہوں۔ وہ مجھے ٹکٹ، قیام و طعام کی سہولت اور ساز و سامان مہیا کرائیں گے اور مجھے محنتانہ بھی دیں گے۔ میں ان کے ساتھ تین ماہ تک رہوں گا اور وہ ڈیزائن بنائوں گا جو انہوں نے سونے، چاندی اور کانسی میں اپنے لیے چنے ہیں۔“

— پرییتی جین، ایکسپلورنگ انڈین کرافٹس

مختلف دھاتوں کے ہاتھ سے بنے زیورات



مباحثہ اور مضمون کے موضوعات

- 1- کسی روایتی دستکار کے ساتھ اس وقت کیا ہوتا ہے جب اسے ایسی چیزیں بنانی پڑیں جن کی اس کے لیے کوئی مذہبی اہمیت نہ ہو اور نہ اس کی مقامی بازار میں مانگ ہو؟
- 2- ایسا کوئی فرد اپنے پس منظر سے کس طرح جڑا رہ سکتا ہے؟ کیا اسے جڑے رہنے کی ضرورت ہے؟
- 3- آپ کے علاقے میں دستکاری کی کون سی روایتیں کسی زمانے میں بہت مشہور تھیں اور اب وہ معدوم کیوں ہو گئی ہیں؟ انہیں بحال کرنے کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے؟

